URDU Gif Format

چاشت کی روشنیاں داڑھیاں بڑھانے میں

لمعۃ الضحٰی فی اعفاء اللحی

۱۳۱۵ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

رسالہ

لمعۃ الضحٰی فی اعفاء اللحٰی

۱۳۱۵ھ

(چاشت کی روشنی داڑھیاں بڑھانے میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۲۲۷ از حیدر آباد ۲۰ جمادی الآخر ۱۳۱۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ولید کہتا ہے داڑھی منڈانا حرام نہیں الحرام ما ثبت ترکہ بدلیل قطعی لا شبھۃ فیہ (حرام وہ ہے جس کا چھوڑ دینا ایسی قطعی دلیل سے ثابت ہو کہ جس میں کوئی شک وشبہہ نہ پایا جائے۔ ت) حرام وہ جس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو قرآن شریف میں تو اس کا کہیں حکم نہیں یا ابن ام لا تاخذ بلحیتی[1] (اے میرے ماں جائے! میری داڑھی نہ پکڑ۔ ت) سے کوئی حکم نہیں نکلتا بلکہ ایک بات ہمارے لئے مفید البتہ پیدا ہوتی ہے کہ داڑھی بڑھانا بعض وقت مضر ہوتا ہے، دشمن نے بڑی داڑھی پکڑ کر مارنا شروع کیا تو پٹنا ہی پڑا۔ سنن ابی داؤد میں یوں مروی ہے: عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء دس کام فطرت میں سے ہیں، مونچھیں کترنا، داڑھی

---

[1] القرآن الکریم ۲۰/ ۹۴

للامام ابن امیر الحاج عن مبسوط الامام محمد رحمہم اللہ تعالٰی (فتاوٰی شامی میں اس کو شرح التحریر کے حوالے سے ذکر فرمایا جو امام ابن امیر الحاج کی تصنیف ہے انھوں نے مبسوط امام محمد سے نقل فرمایا (اللہ تعالٰی ان سب پر رحم فرمائے)۔ (ت)

تنبیہ ہفتم آیاتِ قرآنیہ میں - حق فرمایا ہمارے رب جل وعلا نے:

فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور[1] بے یوں کہ آنکھیں نہیں اندھی ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

ان بے بصیرتوں کو اگر کبھی کھلی آنکھوں سے قرآن عظیم کی زیارت نصیب ہوتی تو جانتے کہ داڑھی بڑھانے کی طرف ارشاد اس میں ایک دو نہیں بلکہ بکثرت آیاتِ کریمہ میں موجود ہے اس میں دو طریق ہیں:

اوّل طریق عموم: یہ دو وجہ پر ہے:

وجہ اوّل کہ صحابۂ کرام وائمۂ اعلام رضی اللہ تعالٰی عنہم امثال مقام میں استعمال فرماتے رہے۔

آیت ۱: قال اللہ عزوجل:

ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا[2] جو کچھ یہ رسول اکرم تمہیں دے اختیار کرو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔

آیت ۲: قال تعالٰی:

قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم[3] اے نبی! مومنین سے فرمادے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسول کی اور اپنے علماء کی۔

آیت ۳: قال عزوجل:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ[4] جو رسول کے فرمانے پر چلا اس نے اللہ کا حکم مانا۔

رب تبارک وتعالٰی ان آیات اور ان کے امثال میں نبی کا حکم بعینہٖ اپنا حکم اور نبی کی اطاعت بعینہٖ اپنی اطاعت بتاتا ہے تو تمام احکام کہ احادیث میں ارشاد ہوئے سب قرآن عظیم سے ثابت ہیں جو اخلاقی حکم حدیث میں ہے کہ کتاب اللہ اس سے ہرگز خالی نہیں اگرچہ بظاہر تصریح جزئیہ ہماری نظر میں نہ ہو۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۲/ ۴۶
[2] القرآن الکریم ۵۹/ ۷
[3] القرآن الکریم ۴/ ۵۹
[4] القرآن الکریم ۴/ ۸۰

الحمد للہ

کہ داڑھی بڑھانے کا وجوب اور منڈانے یا مقدار شرع سے
زیادہ کتروانے کی حرمت اور انکی مذمت میں اٹھارہ آیتیں
بہتر حدیثیں ساٹھ ارشادات علما سے کامل تحقیق اور منکرین
کے شبہات کا پورا ابطال ہے

باسم تاریخی

لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی

١٣ ١٥

تصنیف لطیف امام اہلسنت ناصر شریعت ہادی ملت قامع بدعت
مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ اعلیحضرت
سیدنا و مولٰنا مفتی الحاج احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی

متع اللہ المسلمین بطول بقائہ

اور

حکیم ابو العلا مولٰنا مولوی امجد علی رضوی نے اپنے اہتمام سے

مطبع اہل سنت وجماعت بریلی میں چھپا کر شائع کیا

قریب ہے یا حلت سے نزدیک۔ مسلمانو دراہ قریب سے دور لائیغر نکو یا اللہ العزیز
یہ ان قائل صاحب کا محض افتراے گندہ وابجا و بیدہ ہے آجتک جہان مین کسی عالم نے
مکروہ تحریمی کو قریب بحلت نہ بتایا تمام کتب مذہب موجود ہین حضرات شیخین وامام محمد رضی اللہ
تعالی عنہم مین یہ اختلاف بتایا جاتا ہے کہ انکے نزدیک مکروہ تحریمی عین حرام ہے اور اونکے
نزدیک اقرب بحرام تنویر الابصار وغیرہ عامۂ اسفار مین ہے کل مکروہ حرام عند محمد وعندہما
الی الحرام اقرب اور عند التحقیق یہ بھی صرف اطلاق لفظ کا فرق ہے معنی سب کا ایک ہے خود
امام محمد رحمہ اللہ تعالی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ناقل کہ اونھون نے امام
اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کی اذا قلت فی شئی اکرہہ فما رأیک فیہ جب آپ کسی شے
کو مکروہ فرمائین تو اوسمین آپکی رائے کیا ہوتی ہے قال التحریم فرمایا حرام ٹھہرانا ذکرہ فی ردالمحتار
عن شرح التحریر للامام ابن امیر الحاج عن مبسوط الامام محمد رحمہم اللہ تعالی تنبیہ مفتتم آیات قرآنیہ
مین حکم فرمایا ہمارے رب جل وعلا نے فانہا لاتعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور کچھ
یہی یون کہ آنکھین نہین اندھی ہوتین بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہین جو سینون مین ہین۔ ان بے بصیرون
کو اگر کبھی دل کی آنکھون سے قرآن عظیم کی زیارت نصیب ہوتی تو جانتے کہ داڑھی بڑھانے کی
طرف ارشاد اوسمین ایک دو نہین بلکہ بکثرت آیات کریمہ مین موجود ہے اسمین دو طریق ہین
اول طریق عموم یہ دو وجہ پر ہے وجہ اول کہ صحابہ کرام وائمہ اعلام رضی اللہ تعالی عنہم امثال
مقام مین استعمال فرماتے رہے آیت ۱ قال اللہ عز وجل ما آتاکم الرسول فخذوہ
وما نہٰکم عنہ فانتہوا۔ جو کچھ یہ رسول کریم تمہین دے اختیار کرو اور جس سے منع فرمائے
باز رہو آیت ۲ قال تعالی قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
اے نبی مومنین سے فرمادے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اوسکے رسول کی اور اپنے
علما کی آیت ۳ قال عز وجل من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۝ جو رسول کے فرمانے
پر چلا اوس نے اللہ کا حکم مانا۔ رب تبارک وتعالی ان آیات اور انکے امثال مین نبی کا حکم
بعینہ اپنا حکم اور نبی کی اطاعت بعینہ اپنی اطاعت بتاتا ہے تو تمام احکام کہ احادیث مین
ارشاد ہوئے سب قرآن عظیم سے ثابت ہین جو اخلاقی حکم حدیث مین ہے کتاب اللہ اوس سے ہرگز خالی

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ صَدَّ عَنۡهُ ؕ وَ كَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيۡرًا ﴿۵۵﴾

۵۵۔ پھر لوگوں میں سے کسی نے تو اس کتاب کو مانا اور کوئی اس سے رکا رہا تو ان نہ ماننے والوں کے لئے دوزخ کی جلتی ہوئی آگ کافی ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا سَوۡفَ نُصۡلِيۡهِمۡ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُهُمۡ بَدَّلۡنٰهُمۡ جُلُوۡدًا غَيۡرَهَا لِيَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۵۶﴾

۵۶۔ جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا ان کو ہم عنقریب آگ میں داخل کریں گے۔ جب کبھی ان کی کھالیں گل جائیں گی تو ہم انکو اور کھالیں بدل کر دیں گے تاکہ ہمیشہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمۡ فِيۡهَاۤ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدۡخِلُهُمۡ ظِلًّا ظَلِيۡلًا ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ان کو ہم بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں ان کے لئے پاک بیبیاں ہیں۔ اور ان کو ہم گھنے سائے میں داخل کریں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهۡلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمۡتُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡكُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيۡعًۢا بَصِيۡرًا ﴿۵۸﴾

۵۸۔ مسلمانو اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو۔ اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔ اللہ تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے۔ بیشک اللہ سنتا ہے دیکھتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ ۚ فَاِنۡ

۵۹۔ مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی۔ پھر اگر

تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ ع ۸ ۵

کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾

۶۰۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعوی تو یہ کرتے ہیں کہ جو کتاب تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ اللہ کے باغی کے پاس لیجاکر فیصل کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس کو نہ مانیں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انکو بہکا کر رستے سے دور ڈال دے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾ ع

۶۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم اللہ نے نازل فرمایا اس کی طرف رجوع کرو اور پیغمبر کی طرف آؤ تو تم منافقوں کو دیکھتے ہو کہ تم سے گریز کرتے اور رکے جاتے ہیں۔

فَكَيْفَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ ۗ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّاۤ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾

۶۲۔ پھر کیسی ندامت کی بات ہے کہ جب ان کے اعمال کی شامت سے ان پر کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو تمہارے پاس بھاگے آتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں کہ واللہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور مصالحت تھا۔